ازعدالت عظمی

# جے ایس چھابرا وغیرہ

## بنام

# اسٹیٹ آف ۔ایم۔ پی۔ اور دیگران وغیرہ

28 نومبر 1996

[ایس۔سی۔اگراول اور جی۔ٹی۔ناناوتی، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ایم۔پی۔وقتی تقرری کا ضابطہ قواعد، 1986 – تحت صابطہ – وقتی سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کا تدریسی تجربہ – لیکچرر کے عہدے پر – عام طور پر براہ راست انتخاب کے ذریعے اس عہدے پر بھرتی – دونوں عہدوں کے لیے اہلیت یکساں – چاہے سی ایم او کا لیکچررز کے طور پر اعلان اور حکومت کی طرف سے ضابطہ بھرتی کے قواعد کی خلاف ورزی ہو – منعقد کیا گیا، سی ایم او کی خدمات کو ریگولر کرنے میں حکومت کی کارروائی کو نامناسب یا غیر قانونی نہیں سمجھا جاسکتا۔

سینارٹی – کا تعین – ضابطہ قاعدہ کے تحت لیکچررز کے طور پر وقتی سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کا ضابطہ – سی ایم او کے ذریعے ضابطہ کو قبول کیا گیا – منعقد، ضابطہ کو قبول کرنے کے بعد، اسے ضابطہ کی تاریخ سے پہلے فوقیت نہیں دی جا سکتی تھی – مسلسل عہدے داری کی بنیاد پر فائدہ نہیں دیا جا سکتا تھا – اعلان کی تاریخ سے سینارٹی دینا مناسب اور منصفانہ نہیں ہوگا۔

حکومت ایم پی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کردہ لیکچررز کی تقرری کرنے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے، اور میڈیکل کالجوں سے منسلک اسپتالوں میں حادثاتی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے، جی او کے ذریعے وقتی بنیاد پر سی ایم او کے عہدے پر 21 لیکچررز کا تقرر کر کے حادثاتی میڈیکل آفیسر (لیکچرر گریڈ) (جسے اس کے بعد سی ایم او کہا جاتا ہے) کے عہدے کو اپ گریڈ کیا گیا۔ مذکورہ تقرری ایم پی پبلک سروس کمیشن کے انتخاب سے مشروط تھی۔ سی ایم او اور لیکچرر کے عہدوں کے لیے اہلیت یکساں تھی۔ مدعا علیہ ٹی مقرر کردہ 21 امیدواروں میں سے ایک تھا۔ تقرری کے بعد، وہ 1977 اور 1981 میں انتخاب کے لیے پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوئے، لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ 4.4.1987 پر، مذکورہ تقرری کو ایم۔پی۔ ضابطہ وقتی تقرری کے قواعد کے تحت باقاعدہ بنایا گیا اور 21.7.1989 پر حکومت نے انہیں لیکچرر قرار دیتے ہوئے حکم جاری کیا۔ جواب دہندہ ٹی نے ضابطہ کو قبول کر لیا اور ضابطہ قواعد کی صداقت کو چیلنج نہیں کیا۔

مدعا علیہ ٹی کا نام درجہ بندی کی فہرست میں ظاہر نہیں ہوا جس کی تاریخ 9.6.1989 تھی اور سی ایم او کے طور پر ان کی پچھلی خدمت کو

ان کی فوقیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شمار نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا، مدعا علیہ ٹی نے حکومت کے سامنے نمائندگی کی اور پھر عدالت عالیہ کے سامنے تحریری درخواست دائر کی جس میں راحت کی درخواست کی گئی کہ اس کی فوقیت کو 11.8.1971 سے شمار کیا جائے۔ تحریری درخواست کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔

یہاں اپیل کنندہ نے مندرجہ بالا درخواست میں مداخلت کی۔ انہوں نے مدعا علیہ ٹی اور دیگر کو لیکچررز کے طور پر تسلیم کرنے کو چیلنج کرتے ہوئے علیحدہ درخواست بھی دائر کی۔ درخواست کو سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔ مدعا علیہ ٹی ( 1991 کا ٹی اے نمبر 91 ) کی درخواست کی اجازت دیتے ہوئے ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ باقاعدگی کے بعد حکومت کو سی ایم اوز کو مکمل لیکچرر سمجھنا چاہیے تھا اور یہ کہ ایسے سی ایم اوایس اپنی مسلسل تقرری کی تاریخ سے سنیارٹی کے حقدار بن جاتے ہیں۔ اپیل کنندہ [ 1991 کا ٹی اے نمبر 75] کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ نے دونوں احکامات کے خلاف الگ الگ اپیلیں دائر کیں اور ریاست نے اس عدالت سامنے 1991 کے ٹی اے نمبر 91 میں حکم کے خلاف اپیل دائر کی۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ لیکچرر کے عہدے پر بھرتی ایم پی پبلک سروس کمیشن کے بذریعے براہ راست انتخاب کے بذریعے ہوتی ہے اور ریاست کے لیے سی ایم اوز کو لیکچرر قرار دینے کا اختیار نہیں ہے اور ضابطہ بھرتی کے قواعد کی خلاف ورزی ہے، اور یہ کہ باقاعدہ شدہ سی ایم اوز کو 21.7.1989 سے پہلے کی تاریخ سے فوقیت نہیں دی جا سکتی تھی۔ ریاست نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ ٹی کو صحیح طور پر 4.4.1987 سے فوقیت دی گئی ہے۔

1991 کے ٹی اے نمبر 75 میں حکم کے خلاف اپیل کنندہ کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، جزوی طور پر 1991 کے ٹی اے نمبر 91 میں حکم کے خلاف اپیل کنندہ کی اپیل کو اجازت دیتے ہوئے اور ریاستی اپیل کو اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: بطور سی ایم او خدمات کو باقاعدہ بنانے میں حکومت کی کارروائی کو نامناسب یا غیر قانونی نہیں سمجھا جا سکتا۔ ایک بار ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے بعد، انہیں سی ایم اوز کے طور پر ماننا پڑتا تھا، جو لیکچررز کے عہدوں کے مساوی عہدوں پر فائز ہوتے تھے۔ اگرچہ سی ایم او کا گروہ لیکچررز کے گروہ سے مختلف تھا، لیکن حکومت نے سی ایم اوز کی 21 آسامیوں کو اپ گریڈ کر کے انہیں لیکچررز کے عہدوں کے برابر لینا چاہا تا کہ ان عہدوں پر لیکچررز کا تقرر کیا جا سکے۔ سی ایم اوز کے ان اپ گریڈ شدہ عہدوں پر تقرری کے لیے درکار قابلیت وہی تھی جو لیکچررز کے طور پر تقرری کے لیے درکار تھی۔ اگر ان اپ گریڈ شدہ عہدوں پر سی ایم او کے طور پر مقرر کیے گئے ڈاکٹروں کا انتخاب پبلک سروس کمیشن نے کیا ہوتا تو تقرریاں باقاعدہ ہوتیں اور ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ چونکہ ان کی تقرریاں باقاعدہ نہیں تھیں اور چونکہ وہ کئی سالوں سے ایڈہاک سی ایم اوز کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، اس لیے ان کی خدمات کو باقاعدہ بنایا جانا چاہیے۔ لہذا، حکومت نے آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے ضابطہ قوانین کے تحت اسے دستیاب اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کچھ سی ایم اوز کی خدمات کو ریگولر کیا۔ چونکہ دونوں عہدوں کے لیے مطلوبہ اہلیت ایک جیسی ہے اور ان سی ایم اوز کے پاس تدریسی تجربہ بھی تھا، اس لیے حکومت کے لیے یہ کھلا تھا کہ وہ ان عہدوں کو دوبارہ نامزد کرے یا انہیں لیکچررز کے کیڈر میں ضم کرے۔ [ 319–بی–ایچ]

2. چونکہ ٹی نے ضابطہ قواعد کے تحت ان ک یضابطہ کو قبول کر لیا اور قواعد کے جواز کو چیلنج نہیں کیا، اس لیے انہیں سی ایم او [لیکچرر گریڈ] کے طور پر ان کی باقاعدہ تقرری کی تاریخ سے پہلے کی تاریخ سے فوقیت نہیں دی جا سکتی تھی۔ ٹریبونل نے یہ ہدایت دینے میں غلطی کی کہ لیکچرر کے طور پر ان کی فوقیت کو اس تاریخ سے شمار کیا جانا چاہیے جس تاریخ سے انہوں نے سی ایم او [لیکچرر گریڈ] کے طور پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ ٹریبونل اس بات کی تعریف کرنے میں ناکام رہا کہ مذکورہ ہدایت قانونی قواعد کے منافی تھی اور اس وجہ سے اسے مسلسل عہدے داری کے اصول کی بنیاد پر کوئی فائدہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ چونکہ ٹی کی خدمات کو 4.4.1987 پر باقاعدہ کیا گیا تھا اور اس تاریخ سے انہیں باقاعدگی سے مساوی عہدے پر مقرر کیا گیا تھا، حکومت نے اس تاریخ سے لیکچرر کی حیثیت سے ان کی فوقیت کا صحیح تعین کیا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ حکومت نے انہیں 21.7.1989 پر لیکچرر قرار دیا، صرف اسی تاریخ سے انہیں لیکچرر کی حیثیت سے فوقیت دینا مناسب اور منصفانہ نہیں ہوتا۔ [D-F-320]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 6590 - 91 آف 1995 وغیرہ

مدھیہ پردیش اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، گوالیار کے 1991 کے منتقلی کی درخواست نمبر 91 اور 75 کے فیصلے اور حکم سے۔

میسر شمالا پپو، کے بی سنہا، راجندر سریواستو، نیرج شرما، کرشن مورتی، پرمود شرما، شیوساگر تیواری، ساکیش کمار، ایس کے اگنیہو تری، اپیتا بھورما، پرکاش سریواستو شرکت کرنے والی پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جسٹس۔ یہ تین اپیلیں مدھیہ پردیش اسٹیٹ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، گوالیار کے ذریعے 1991 کے ٹی اے ایس نمبر 75 اور 91 میں منظور کیے گئے مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔

جواب دہندہ ڈاکٹر تیواری کو ابتدائی طور پر 25.3.68 پر ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ 1.12.69 پر انہیں گوالیار کے جی آر میڈیکل کالج میں سرجری میں ڈیمنسٹریٹر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ 11.8.71 کے ایک سرکاری حکم کے ذریعے انہیں کچھ دوسرے ڈاکٹروں کے ساتھ عارضی طور پر مدھیہ پردیش میڈیکل سروس کلاس II میں روپے 360- 700 کے پے اسکیل میں کا جولٹی میڈیکل آفیسر (لیکچرر گریڈ) کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ تقرری مدھیہ پردیش پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کے انتخاب سے مشروط تھی۔ یہ دعوی کرتے ہوئے کہ ایک سی ایم او کے طور پر وہ میڈیکل کالج میں تدریس کا کام بھی کر رہے تھے اور دوسرے لیکچررز کی طرح انہیں بھی غیر مشق منصب ادا کیا جاتا تھا، انہوں نے لیکچرر کے عہدے میں شامل ہونے اور لیکچرر کے طور پر اپنی فوقیت شمار کرنے کے لیے حکومت کو 17.1.84 پر نمائندگی کی۔ چونکہ حکومت نے ان کی نمائندگی اور اس کے بعد کی گئی مزید نمائندگی پر غور نہیں کیا اس لیے انہوں نے 1987 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ میں مذکورہ ریلیف حاصل کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ اس درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران مدعا علیہ سمیت سات وقتی سی ایم او ایس (لیکچرر گریڈ) کی خدمات کو ایم۔ پی۔ وقتی تقرری کا ضابطہ قواعد، 1986 کے تحت باقاعدہ بنایا گیا اور انہیں عارضی بنیاد پر اسی عہدے پر مقرر کیا گیا۔ 21.7.89 پر حکومت نے

انہیں سرجری میں لیکچرر قرار دیتے ہوئے ایک حکم جاری کیا۔ان بعد کی پیشرفتوں کے پیش نظر مدھیہ پردیش عدالت عالیہ نے ان کی درخواست کو بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ چونکہ سی ایم او کے طور پر ان کی خدمات کو لیکچرر کے طور پر ان کی فوقیت پر غور کرنے کے لیے شمار نہیں کیا گیا تھا اور یہ بھی کہ 9.6.89 پر شائع لیکچررز کی درجہ بندی فہرست میں ان کا نام شامل نہیں تھا، اس لیے انہوں نے پہلے حکومت اور پھر ایک عرضی درخواست کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔اس درخواست کو بعد میں ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا اور اسے 1991 کے ٹی اے نمبر 91 کے طور پر شمار کیا گیا۔ڈاکٹر جے ایس چھابرا (دیوانی اپیل نمبر 1995 کے 6590– 91 میں اپیل کنندہ) نے اس عرضی میں مداخلت کے لیے درخواست دی تھی اور ان کی درخواست منظور کر لی گئی تھی۔اس کے بعد 15.9.90 پر انہوں نے ڈاکٹر تیواری اور دیگر کو لیکچررز کے طور پر تسلیم کرنے کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں ایک ٹھوس عرضی (ایم پی 2265/90) دائر کی۔اسے ٹریبونل میں بھی منتقل کر دیا گیا اور 1991 کے ٹی اے نمبر 75 کے طور پر نمبر دیا گیا۔

حکومت اور ڈاکٹر چھابڑا نے ڈاکٹر تیواری کی طرف سے دائر درخواست کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ ڈاکٹر تیواری کی تقرری ایک وقتی سی ایم او کے طور پر تھی نہ کہ لیکچرر کے طور پر، جس عہدے کو پبلک سروس کمیشن کے بذریعے سو فیصد براہ راست بھرتی کے بذریعے پر کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ بطور سی ایم او ڈاکٹر تیواری کو بنیادی طور پر حادثاتی فرائض انجام دینے کی ضرورت تھی اور صرف اس کے علاوہ انہیں جراحی وارڈ میں کام کرنے اور کچھ تدریس کرنے کی بھی اجازت تھی۔ڈاکٹر تیواری 1977 اور 1981 میں لیکچرر کے عہدے کے انتخاب اور تقرری کے لیے پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوئے تھے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔اس بنیاد پر انہوں نے اسے 14.8.71 سے فوقیت نہ دینے اور 9.6.89 پر شائع لیکچررز کی فوقیت فہرست میں اس کا نام شامل نہ کرنے پر حکومت کی کارروائی کو جائز قرار دیا۔

ٹریبونل ان تین حالات سے بہت متاثر ہوا، یعنی (1) ڈاکٹر تیواری ایک باضابطہ طور پر اہل ڈاکٹر تھے اور سی ایم او کے طور پر ان کی تقرری کی تاریخ سے ہی انہیں تدریسی کام سونپا گیا تھا (2) انہیں غیر مشق منصب ادا کیا گیا تھا، اور (3) سی ایم او کے عہدے کو اپ گریڈ کرنے کے پیچھے مقصد جس پر ڈاکٹر تیواری کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ خیال تھا کہ ان تینوں حالات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا اور حکومت بعد میں اس موقف کو ایسے سی ایم اوز کے تعصب میں تبدیل نہیں کر سکتی تھی۔ جن ڈاکٹروں کو سی ایم او ایس کے طور پر مقرر کیا گیا تھا وہ اس وقت توقع نہیں کر سکتے تھے کہ ترقی اور دیگر خدمات کے فوائد کے معاملات میں مستقبل میں لیکچررز سے مختلف سلوک کیا جائے گا۔اس نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے اور انہیں مکمل لیکچررز کا درجہ دینے کے بعد حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ لیکچررز کے طور پر سلوک نہ کرنا نامناسب اور غیر منصفانہ ہے۔ مسلسل عہدے داری کے اصول کو مدعو کرتے ہوئے اس نے مزید کہا کہ ایسے سی ایم اوز اپنی مسلسل عہدے داری کی تاریخ سے فوقیت کے حقدار بن جاتے ہیں۔لہذا ٹریبونل نے ڈاکٹر تیواری کی طرف سے دائر درخواست کو منظور کر لیا اور حکام کو ہدایت کی کہ وہ انہیں لیکچرر کے عہدے پر سنیارٹی دے جس تاریخ سے انہوں نے سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کے طور پر کام کرنا شروع کیا تھا۔اس تاریخ سے متعلق متضاد شرط جس سے اس کی فوقیت شمار کی جاتی ہے، جو کہ 21.7.89 کے حکم نامے میں موجود ہے، کو بھی کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔ٹریبونل نے حکام کو ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے ان پر غور کرنے کی بھی ہدایت کی۔ڈاکٹر چھابرا کی طرف سے دائر 1991 کے ٹی اے نمبر 75 کو مسترد کر دیا گیا۔لہذا، ڈاکٹر چھابرا نے دو اپیلیں دائر کی ہیں، ایک اس حکم کے خلاف جس کے تحت 1991 کے ٹی اے نمبر 91 کی اجازت دی گئی ہے اور اس حکم کے خلاف حکم جس کے تحت 1991 کے ٹی اے نمبر 75 کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ ریاست نے 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 6592 بھی دائر کی ہے جو 1991

کے ٹی اے نمبر 91 میں ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم سے ناراضگی محسوس کر رہی ہے۔

ڈاکٹر چھابڑا کے فاضل وکیل نے ٹریبونل کے حکم کو اس بنیاد پر چیلنج کیا ہے کہ چونکہ لیکچرر کے عہدے پر بھرتی پبلک سروس کمیشن کے بذریعے براہ راست انتخاب کے بذریعے ہوتی ہے، اس لیے ریاستی حکومت کے لیے یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ سی ایم اوز (لیکچرر گریڈ) کو لیکچرر قرار دے اور اس طرح متعلقہ بھرتی کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کرے۔ ٹریبونل نے حکومت کی مذکورہ کارروائی کو برقرار رکھتے ہوئے قانون کی سنگین غلطی کی ہے۔ متبادل میں ڈاکٹر چھابڑا کی جانب سے اور ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل کی جانب سے یہ دلیل دی قابل کہ سی ایم اوز کو اس طرح باقاعدگی دی قابل اور لیکچررز کے طور پر نامزد کیا گیا، انہیں پہلے کی تاریخ سے فوقیت نہیں دی جاسکتی تھی اور ٹریبونل کی طرف سے دی قابل ہدایت نہ صرف نامناسب اور غیر منصفانہ ہے بلکہ ایم پی کے ضابطہ 12 کے منافی ہے۔ وقتی تقرری کے قواعد 1986 کو باقاعدہ بنانا بھی غیر قانونی ہے۔

ریکارڈ پر رکھے گئے مواد سے اب یہ واضح ہے، اور اس لیے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ لیکچرر کا عہدہ ریاست ایم پی میں میڈیکل کالجوں کے تدریسی عملے کے قائم کرنے میں سب سے نچلا عہدہ ہے اور سی ایم اوز کے عہدے لیکچررز کے کیڈر کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ 1971 میں کسی وقت حکومت نے میڈیکل کالج کے اسپتالوں میں حادثاتی خدمات کو مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا اور اس لیے ایک خط کے ذریعے تمام میڈیکل ڈینوں کو مطلع کیا کہ ہر میڈیکل کالج میں روپے کے پیمانے پر سی ایم اوز مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ مذکورہ خط کے ذریعے تمام ڈینوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ تین سال کے تجربے کے ساتھ طبی مضامین میں پوسٹ گریجویٹ قابلیت یعنی M.S/M.D رکھنے والے مناسب ڈاکٹروں کے نام تجویز کریں۔ سی ایم اوز کی 24 آسامیوں کو اپ گریڈ کرنے کے بعد حکومت نے ایم پی میڈیکل سروس کلاس II میں 21 ڈاکٹروں کو روپے 360– 700 کے پے اسکیل میں سی ایم اوز کے طور پر مقرر کیا۔ انہیں عارضی طور پر مذکورہ عہدے پر تعینات کیا گیا تھا اور ان کی تقرری پبلک سروس کمیشن کے انتخاب سے مشروط تھی۔ ڈاکٹر تیواری ان ڈاکٹروں میں سے ایک تھے جنہیں اس طرح سی ایم او مقرر کیا گیا۔ اگرچہ حکومت کا اصل مقصد ان اپ گریڈ شدہ عہدوں پر پوسٹ گریجویٹ قابلیت کے ساتھ میڈیسن اور سرجری میں لیکچررز کا تقرر کرنا تھا، لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر وہ ان عہدوں پر لیکچررز کا تقرر نہیں کر سکی۔ اس لیے اس نے ان تمام عہدوں پر پوسٹ گریجویٹ قابلیت کے حامل ڈاکٹروں کو مقرر کیا۔ چونکہ اس وقت تک انہیں لیکچررز کے طور پر بھرتی نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ان کی تقرری پبلک سروس کمیشن کے انتخاب سے مشروط تھی۔ لیکن مطلوبہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حکومت نے اپنے خط کے ذریعے میڈیکل کالجوں کے تمام ڈینوں کو مطلع کیا کہ ایسے سی ایم اوز کو کچھ تدریسی کام دینا مطلوب تاکہ وہ اپنے مضمون کے ساتھ رابطے میں رہ سکیں۔ حکومت نے انہیں دوسرے لیکچررز کی طرح غیر مشق منصب حاصل کرنے کے اہل بھی بنا دیا۔ ان عام ہدایات کے مطابق ڈاکٹر تیواری کو دسمبر 1971 سے شعبہ جراحی میں تدریسی کام سونپا گیا اور انہیں غیر مشق الاؤنس بھی دیا گیا۔ ڈاکٹر تیواری 1977 اور 1981 میں لیکچرر کے طور پر انتخاب کے لیے پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوئے لیکن ان دونوں مواقع پر ان کا انتخاب نہیں ہوا اور اس لیے وہ وقتی عرضی کی بنیاد پر سی ایم او (لیکچرر گریڈ) رہے جس تاریخ کو ان کی خدمات کو باقاعدہ بنایا گیا تھا۔

اس حقیقت پسندانہ اور قانونی موقف کے تناظر میں اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل اٹھائی گئی کہ ڈاکٹر تیواری کی خدمات کو باقاعدہ بنانا اور انہیں لیکچرر قرار دینا نامناسب اور غیر قانونی تھا، اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا جب حکومت نے سی ایم اوز کی 24 آسامیوں کو اپ گریڈ کیا تھا جو میڈیکل کالجوں سے منسلک اسپتالوں میں حادثاتی خدمات کو بہتر بنانے کے لیے ان عہدوں پر لیکچررز کا

تقرر کر کے کیا گیا تھا۔حکومت اپنے قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر لیکچررز یا پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کردہ افراد کو لیکچررز کے عہدوں کے لیے مقرر نہیں کر سکی۔ اگرچہ سی ایم او کا گردہ لیکچررز کے گردہ سے مختلف تھا لیکن حکومت نے سی ایم اوز کی 21 آسامیوں کو اپ گریڈ کر کے انہیں لیکچررز کے عہدوں کے مساوی بنانا چاہا تا کہ ان عہدوں پر لیکچررز کا تقرر کیا جا سکے۔سی ایم اوز کے ان اپ گریڈ شدہ عہدوں پر تقرری کے لیے درکار قابلیت وہی تھی جو لیکچررز کے طور پر تقرری کے لیے درکار تھی۔ان اپ گریڈ شدہ عہدوں پر سی ایم او ایس کے طور پر مقرر کیے گئے ڈاکٹروں کا انتخاب اگر پبلک سروس کمیشن نے کیا ہوتا تو تقرریاں باقاعدہ ہوتیں اور ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ چونکہ ان کی تقرریاں باقاعدہ نہیں تھیں اور چونکہ وہ کئی سالوں سے وقتی سی ایم اوز کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے،اس لیے ان کی خدمات کو باقاعدہ بنایا جانا چاہیے۔لہذا،حکومت نے آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے ضابطہ قوانین کے تحت اسے دستیاب اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کچھ سی ایم اوز کی خدمات کو ریگولر کیا۔اس لیے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ بطور سی ایم اوز ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے میں حکومت کی کارروائی کو کس طرح نامناسب یا غیر قانونی سمجھا جا سکتا ہے۔ایک بار ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے بعد انہیں لیکچررز کے عہدوں کے مساوی عہدوں پر فائز سی ایم اوز کے طور پر ماننا پڑتا تھا۔چونکہ دونوں عہدوں کے لیے مطلوبہ اہلیت یکساں ہے اور چونکہ ان سی ایم اوز کے پاس تدریسی تجربہ بھی تھا اس لیے حکومت کے لیے ان عہدوں کو دوبارہ نامزد کرنے یا لیکچررز کے کیڈر میں ضم کرنے کا اختیار کھلا تھا۔اپیل کنندہ ڈاکٹر چھابرا کے فاضل وکیل یہ بتانے کے قابل نہیں تھے کہ ان سی ایم اوز کو لیکچرر قرار دینا حکومت کے اختیار سے باہر کیسے تھا۔لہذا،اس کی طرف سے اٹھائی گئی پہلی دلیل کو مسترد کرنا ہوگا۔

آگے جس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر تیواری کی فوقیت کو کس تاریخ سے لیکچرر سمجھا جانا چاہیے جس کی سروس کو 4.4.1987 پر باقاعدہ کیا گیا تھا اور 21.7.1989 پر لیکچرر کے طور پر اعلان/ دوبارہ نامزد کیا گیا تھا۔ان دلیل کو قبول کرتے ہوئے ٹریبونل نے انہیں 1971 میں سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کے طور پر کام شروع کرنے کی تاریخ سے ہی لیکچرر کی حیثیت سے سنیارٹی دے دی ہے۔اس کے برعکس ڈاکٹر چھابڑا کی جانب سے یہ دلیل اٹھائی گئی ہے کہ کسی بھی صورت میں ڈاکٹر تیواری کو 21.7.1989 سے پہلے کی تاریخ سے سنیارٹی نہیں دی جا سکتی تھی۔ریاست کی جانب سے جو دلیل اٹھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے اسے صحیح طور پر 4.4.1987 سے فوقیت دی ہے۔ڈاکٹر تیواری کی خدمات کو ایم۔ پی۔ وقتی۔ضابطہ قواعد 1986 کے تحت باقاعدہ بنایا گیا تھا۔مذکورہ قواعد کے قاعدے 12 میں کہا گیا ہے کہ ان قواعد کے تحت مقرر کردہ شخص صرف باقاعدہ تقرری کے حکم کی تاریخ سے سنیارٹی کا حقدار ہوگا اور اسے متعلقہ بھرتی کے قواعد کے مطابق پہلے سے مقرر کردہ افراد سے نیچے رکھا جائے گا۔ڈاکٹر تیواری نے ان قواعد کے تحت ان کی باقاعدگی کو قبول کر لیا۔نہ تو اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے وقت اور نہ ہی اس کے بعد کسی وقت انہوں نے مذکورہ قواعد کے جواز کو چیلنج کیا۔لہذا،انہیں اپنی باقاعدہ تقرری کے حکم سے پہلے کی تاریخ سے سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کے طور پر فوقیت نہیں دی جا سکتی تھی۔اس لیے ٹریبونل نے یہ ہدایت دینا غلط تھا کہ لیکچرر کے طور پر ان کی فوقیت کو اس تاریخ سے شمار کیا جانا چاہیے جس تاریخ سے انہوں نے سی ایم او (لیکچرر گریڈ) کے طور پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ٹریبونل اس بات کو سمجھنے میں ناکام رہا کہ مذکورہ ہدایت قانونی قواعد کے منافی تھی اور اس وجہ سے اسے مسلسل عہدے داری کے اصول کی بنیاد پر کوئی فائدہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔چونکہ ڈاکٹر تیواری کی خدمات کو 4.4.1987 پر باقاعدہ کیا گیا تھا اور انہیں اس تاریخ سے باقاعدگی سے مساوی عہدے پر مقرر کیا گیا تھا،حکومت نے اس تاریخ سے لیکچرر کی حیثیت سے ان کی فوقیت کا صحیح تعین کیا ہے۔صرف اس وجہ سے کہ حکومت نے انہیں 21.7.1989 پر لیکچرر قرار دیا،صرف اسی تاریخ سے انہیں لیکچرر کی حیثیت سے سنیارٹی دینا مناسب اور منصفانہ نہیں ہوتا۔اپیل کنندہ ڈاکٹر چھابرا کی جانب سے اس سلسلے میں جو دلیل اٹھائی گئی ہے اس میں کوئی بنیاد نہیں ہے اور اسے مسترد کرنا ہوگا۔اس کے نتیجے میں 1991 کے ٹی اے نمبر 75 میں ٹریبونل کے

حکم کے خلاف ڈاکٹر چھابرا کی طرف سے دائر اپیل مسترد کردی گئی ہے۔ٹی اے نمبر 91 / 1991 میں ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف ان کی طرف سے دائر اپیل جزوی طور پر قابل قبول ہے۔ریاست کی طرف سے دائر 1992 کی دیوانی اپیل نمبر 6592 کی منظوری ہے۔تاہم، کیس کے حقائق اور حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی اور چیز نہیں ہوگی۔

کے۔کے۔ٹی۔

ریاست کی اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document